مولانا عبدالقیوم حقانی
فاضل ومدرس دارالعلوم حقانیہ

جہادِ افغانستان کے نو سال

معرکہ حق و باطل کا آخری اور نازک ترین مرحلہ

مجاہدین کیلئے امید سحر کے آثار اور روسی بربریت کا نوشتۂ دیوار

۲۷ر دسمبر ۸۸ کو غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان پہ روس کی ناکام توسیع پسندانہ جارحیت کے نو سال مکمل ہوگئے۔ صورت حال یہ ہے کہ افغان مجاہدین صبر و استقامت اور جرأت و شجاعت اور اس عزم کے ساتھ روسی نجیب دشمن کے مقابلہ میں محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ کہ انہیں اگر مستقبل میں صدیوں تک بھی لڑنا ہوگا تب بھی وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ادھر روس اپنے تاریخی فتوحات، اپنے ماضی کے عظمتوں اور زبردست طاقت اور بے پناہ لشکر و سپاہ کے باوجود افغان مجاہدین کے یہ ناقابلِ شکست عزائم اور عزیمت وہمت کے تیور دیکھ کر اب اس فیصلے کے مرحلے میں ہے کہ اسے اس بے نتیجہ جنگ سے کسی طرح گلو خلاصی پانی چاہیے۔ چنانچہ روسیوں نے افغانستان میں اپنی جارحیت کے نو سال بعد اس تند اور تلخ حقیقت کا اعتراف کر ہی لیا ہے جس سے نگاہیں چرانا ان کی نظریاتی اساس بلکہ سیاسی اور عسکری پالیسی کی اساس بن چکا تھا یہ تلخ حقیقت افغان مجاہدین کو سرگرم فریق تسلیم کرنا اور ان سے براہِ راست بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل تلاش کرنا تھا جب کہ اس سے قبل روسی دانشور، پاکستان اور افغانستان کے خلاف زہر اگلنے والے سیاستدان اپنے بلند بانگ دعووں اور دلائل سے اسے ایک ناقابل یقین واقعہ کے طور پہ باور کراتے تھے۔ وہ مجاہدین کو براہِ راست فریق تسلیم کرنے ہی سے انکاری تھے بجایہ کہ ان سے گفتگو کے ذریعے انہیں مستقبل کا افغانستان سونپنے پر آمادہ ہوتے۔ اور اب اس حقیقت کے اعتراف سے کسے بھی انکار نہیں کہ روسیوں کی غلطیوں، غلط پالیسیوں اور نادانیوں کے سبب افغانستان تباہ و برباد ہوا۔ روس منظم افواج، جدید ہتھیار اور لامحدود وسائل کے باوجود افغان عوام کے جذبۂ آزادی کو کچلنے اور ان پہ قابو پانے میں ناکام رہا اور اس ناکامی نے اسے مذاکرات کی میز تک آنے پر مجبور کر دیا ہے جس کے تا ہنوز باضابطہ کئی اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ۱۹۸۹ء فیصلے کا سال ہوگا جب بھی یہ جنگ ختم ہوگی تو لاکھوں افغانوں کی شہادت، ہزاروں کی تباہی و ہلاکت، معذوری و مہاجرت کے نتیجے میں انہیں اپنی آزادی اور اپنا وطن واپس مل چکا ہوگا

مگر روس جب افغانستان سے فوجی انخلاء کی صورت میں واپس لوٹ رہا ہے اور جب اس کی یہ واپسی مکمل ہو گی تو اس کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہوگا کہ کم و بیش ایک عشرے پر پھیلی ہوئی اس جنگ میں روس کو اپنے ہزاروں فوجیوں کی لاشوں کے عوض کیا ملا؟ افغانستان میں ہوس ملک گیری کی بنیاد پر لڑی جانے والی جنگ کا ایندھن بنا دیئے جانے والے ہزاروں روسیوں کے خون رائیگاں کی حساب دہی روس کے لئے بڑی مشکل ہوگی۔

حساب دہی کی اس گھڑی کے خوف ہی نے روسی قیادت کے ذہنوں اور ارادوں میں تبدیلی کے آثار پیدا کر دیئے جنیوا معاہدہ ناتمام اور ناقص سہی تاہم افغان مجاہدین کی اہمیت اور روسیوں کی ذلیل ترین شکست کا تصور ابھارتا ہے اور اب براہ راست افغان مجاہدین سے گفتگو نے اس حقیقت کو ببانگ دہل منوا لیا ہے کہ اخلاص و محبت اور اسلام کے تصور جہاد کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ ۹ برسوں میں افغانستان میں ہونے والی جنگ میں لاکھوں روسی فوجی معذور ہو کر اب انخلائی عمل کے نتیجے میں اپنے وطن واپس لوٹ رہے ہیں ان اپاہجوں کی روسی معاشرہ میں موجودگی اور ان کی مستقل معذوری روسی رائے عامہ کی سطح پر شدت سے یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ یہ بے مقصد جنگ آخر کیوں جاری ہے؟ یہ بند کیوں نہیں کی جاتی۔ روسی جوانوں کے لئے موت و معذوری کی خریداری کا یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ روسی قیادت نے جو بالآخر مذاکرات کی میز پر افغان مجاہدین کے ساتھ بیٹھنے کی حامی بھر لی۔ طائف اور اسلام آباد میں اس سلسلہ میں کچھ پیش رفت جو ہوئی ہے اس کے پس منظر میں روس میں رائے عامہ کی سطح پر اسی حساب طلبی کا وہ خوف ہے جو روسی قیادت پر مسلط ہو گیا ہے۔ جو طائف اور اسلام آباد کے مذاکرات کی صورت میں روسی قیادت کے عمل اور ارادے میں تبدیلی کا محرک بنا ہے۔ ماسکو میں افغانستان کی بے مقصد جنگ ختم کرنے کے مطالبے پر اصرار کے لئے مظاہروں کی نوبت آ جانا روسی قیادت کے لئے نوشتۂ دیوار ہے۔

اب جب کہ فروری میں جنیوا معاہدہ کی رو سے افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کا عمل مکمل ہونا ہے تو روس واپسی کے اس مرحلے میں اپنے شہریوں کے لئے حساب دہی کے مرحلے کی شدت کو کم کرنے کی کوئی ایسی صورت چاہ رہا ہے کہ اسے کم از کم اپنے دفاع کے لئے کسی طرح کی کامیابی کا کوئی حوالہ مل جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے حصول کے پیش نظر گذشتہ دنوں روس کے اعلیٰ سطح کے نمائندوں نے سابق فرمانروائے افغانستان ظاہر شاہ سے ملاقات کی اور اس سلسلہ میں کوئی لائحہ عمل بھی طے کیا۔ جب کہ اس کے پس منظر میں روس یہ چاہتا ہے کہ افغانستان میں جو حکومت قائم کی جائے اس کے غالب اقتدار کے ساتھ افغان مجاہدین محض شرکت اقتدار پر رضامند ہو جائیں مقصد یہ ہے کہ روسی قیادت اپنے رائے عامہ کو یہ تاثر دلانے میں کامیاب ہو سکے کہ روس نے اپنی فوج کشی سے جو نظام اور جو حکومت افغانستان میں قائم کی تھی وہ بدستور موجود اور برقرار ہے اور غالب و مقتدر بھی، لہذا ایسی حکومت

کے وجود اور استحکام کے پیشِ نظر اس علاقے میں روسی مفادات بھی محفوظ ہیں۔

روسی قیادت کے اعلیٰ سطح کے وفد نے حال ہی میں بساط افغانستان کے ایک پٹے ہوئے مہرے سابق شاہ افغانستان ظاہر شاہ کو بساط پر دوبارہ لانے اور چلانے کے سلسلہ میں جو ملاقاتیں اور کوششیں شروع کر دی ہیں اور افغان مجاہدین کو مذاکرات کے ذریعہ اس پر آمادہ کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ کہ وہ افغانستان میں ظاہر شاہ کی بحالی قبول کریں۔ اور اس میں افغان مجاہدین کی مدد کرنے والی بعض مغربی طاقتوں کی آشیر باد بھی شامل ہے مقصد یہ ہے کہ مستقبل کے اسلامی اور مستحکم افغانستان اور لاکھوں افغان مجاہدین کے لاشوں کے عوض ملنے والی افغان آزادی کو کسی ایسے کمزور آدمی کی تحویل میں دے دیا جائے جو مستقبل میں ان کا مرغ دست آموز بن کر رہ سکے یا جس سے اختیار آسانی سے چھینا جا سکے۔

اس موقعہ پر عامۃ المسلمین افغان مجاہدین اور خصوصاً افغان قائدین کی ذمہ داریاں پہلے سے دس گنا بڑھ گئی ہیں اور ہم یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ افغان مجاہدین تعلیمی سطح پر نیم خواندہ اور سیاسی سطح پر ہزار پسماندہ سہی مگر اپنی آزادی ملکی سالمیت اور قومی وحدت و حفاظت کے سلسلہ میں ویت نامیوں سے ہزار درجے بڑھ کر اور بہتر سیاسی شعور رکھتے ہیں۔ لاریب ویت نامیوں نے بڑی قربانیاں دیں۔ طویل اور مسلسل اور صبر آزما جنگ لڑی مگر سیاسی طور پر اپنے مستقبل کو محفوظ نہ رکھ سکے امریکیوں کو بھگا دیا اور روسیوں کو اپنے اوپر مسلط کر لیا اور عالمی برادری میں اب آزادی کے بعد بھی روسی "بے پالک" کے حیثیت سے ان کی شہرت ہے۔

مگر افغان مجاہدین کو فتح اور ثمرات کے حصول کے اس نازک ترین مرحلہ میں اس معاملے میں کہیں زیادہ چوکنا، ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ مجاہدین نے سپر پاور روس کے خلاف معرکے کی جنگ لڑی ہے اسے لوہے کے چنے چبوائے ہیں اور اس جنگ میں مجاہدین نے مغربی طاقتوں سے بھی مدد لی ہے۔ مگر اپنی سالمیت اپنی آزادی اور اپنی قومی وحدت اور جذبہ جہاد و ایثار کو جس طرح روسیوں کے مقابلے میں نہیں ہارا اسی طرح اب کے خطرناک اور حساس مرحلے پر بھی انہیں مغربی طاقتوں کی طرف سے اپنی آزادی و خود مختاری کو پہنچنے والی ممکنہ زک سے دفاع کے لئے پوری مستعدی، دانشمندی، عظیم سیاسی بصیرت اور دانشوری کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور اب تک افغان قیادت کا موقف یہی ہے اور اسے وہ بار بار دہرا رہے ہیں کہ:

"یہ ممکن نہیں کہ ملک ہمارا ہو اور فیصلہ امریکہ یا روس کریں مجاہدین افغانستان اور افغان عوام ہی کو اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق ہے"

سچی بات یہ ہے کہ افغان مجاہدین نے مسلسل ۹ برس لحہ بہ لحہ عذاب جھیل کر نار جنگ اور خون ناحق کے چڑھے دریا پار کر کے افغانوں نے امید سحر کے یہ آثار پائے ہیں۔ ان نو برسوں میں افغان مجاہدین نے اپنے خون سے صرف اپنی

درخشاں تاریخ ہی نہیں لکھی بلکہ دنیا کے تمام جارحیت زدہ، مظلوم اور کمزور اقوام عالم کی تاریخ کو تنویر عزیمت ورجائیت سے اجالا ہے اور ان کا یہ تاریخی، المثل اور بے مثال جہاد مستقبل میں پورے عالم اسلام کی فکری اور سیاسی تاریخ پر اثر انداز ہو گا۔

جہادِ افغانستان سے جہاں اسلام کی زندگی، تجدید احیاء، ایثار و قربانی اور جہاد کی عظمتیں اجاگر ہوئی ہیں اتحادِ امت اور وحدتِ ملت کے لئے باب رقم ہوئے ہیں۔ اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ وہاں روس کی تاریخ میں ایک بدترین سیاہ باب کا اضافہ بھی ہوا ہے۔ روسی زاروں اور انقلابی اشتراکیوں کی تاریخ میں مسلسل ملک گیری کے لئے فوج کشی دونوں کا شعار رہا ہے۔ روسی تاریخ عموماً توسیع پسندوں کی فتح و کامرانیوں کی تاریخ نظر آتی ہے اشتراکی انقلاب کی تاریخ میں روسی فوجیوں نے جس سمت بھی پیش قدمی کی ہے کامیابی کی منزل تک ان کی راہ کبھی مسدود نہیں ہوئی ان کے باسٹھ سال مسلسل فتح و کامرانیوں کے سال رہے ساٹھ برس سے زائد کا عرصہ ان کی توسیع پسندی، ان کے سرحدات کے پھیلاؤ اور ان کی عظمت و فتح کی تشہیر کا عمل جاری رہا ہے مگر نہتے افغانوں نے، بے یار و مددگار مجاہدین نے، علماء اور طلبہ نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے اپنے پرخلوص اور پرعزم اور مسلسل جہاد سے پچھلے نو سال سے روسی فوجوں کی وحشیانہ بربریت کے قدم روک دئے ہیں۔ اور اب دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں چشم بصیرت جن کو نصیب ہوئی ہے ان کی یہی پیشین گوئی ہے کہ افغان مجاہدین کے ہاتھوں یہ روس کی پہلی شکست ہے جو ان کی آئندہ شکست اور مستقبل کی رسوائی و ہزیمت کا پہلا سنگ میل نظر آتی ہے روس کی اگلی تاریخ پر مجاہدین کی ہیبت عظمت، رعب و جلال اور صداقت و جہاد چھایا رہے گا۔ پچھلے نو سال افغانستان میں روس کی شکست اور بدترین ہزیمت کے سال ہیں اس تناسب سے گویا افغان مجاہدین کی شجاعت و حریت پسندی اور بے مثال قربانیوں اور عظیم جہاد نے روسی درندگی، توسیع پسندی بہیمیت اور ظلم و تشدد کی کل ستر سالہ تاریخ کے تقریباً تیرہ فیصد حصے پر سیاہی پھیر دی ہے۔

۷۱ء میں روس بھارت کے گٹھ جوڑ سے ہم پاکستانیوں کو جس طرح بری شکست ہوئی اور ہم نے جس رسوائی سے مشرقی پاکستان گنوایا اور اب عورت کی سربراہی سے پورے عالم میں ہماری جو رسوائی اور ہزیمت اور قومی و ملی زندگی کو صدمہ پہنچا ہے اور اس نے جس طرح ہماری قومی نفسیات میں مایوسی، بے یقینی اور نامرادی کا زہر گھول دیا ہے۔ افغان مجاہدین کا جہاد و عزیمت اور اس کے حالیہ تازہ ترین نتائج و ثمرات اور روشن مستقبل ہمارے لئے بھی نسخہ نشاۃ آفرین ثابت ہو سکتا ہے ؛